Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

فون نمبر ۲۹

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۱ رمضان ۱۳۹۹ھ | ۵ ظہور ۱۳۵۸ ہش | ۵ اگست ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۷۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ ظہور (اگست) سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں :-

"میجر انصر احمد جو مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ بورنیو کے داماد ہیں لاہور میں ہوائی جہاز کے حادثہ میں شدید زخمی ہوئے ہیں۔ سی ایم ایچ لاہور میں زیرِ علاج ہیں۔ ابھی تک حالت خطرہ سے باہر نہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔"

درخواستِ دعا

میرے دادا جان محترم چوہدری فضل احمد صاحب سابق نائب ناظر تعلیم ایک سال سے مسلسل بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ میری دادی اماں بھی بوجہ بڑھاپا بہت کمزور ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو بزرگوں کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے۔ آمین

(ناصرہ عطیہ - دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سے

ملاقات کے سلسلہ میں ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ رمضان المبارک کی مصروفیات کی وجہ سے عام ملاقات بند رہے گی۔ ضروری ملاقات صرف جمعرات کے روز ہو سکے گی جس کے لئے پہلے تحریری منظوری حاصل کر کے وقت مقرر کروا لینا ضروری ہوگا۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

ہمیشہ یہ فکر کریں کہ بنی نوعِ انسان کی بھلائی کس طرح کی جا سکتی ہے

لوگوں کا حقیقی خیر خواہ بنے بغیر خدا تعالیٰ اور نبی اکرمؐ سے تعلق قائم نہیں کیا جا سکتا

جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کے چودھویں جلسہ سالانہ پر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا پیغام

لندن — سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کو متوجہ فرمایا ہے کہ انہیں ہمیشہ یہ فکر رہنا چاہیئے کہ وہ اپنی طاقتیں اور صلاحیتیں کس طرح بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے وقف کر سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جب تک اپنے آپ کو لوگوں کا حقیقی خیر خواہ، بہی خواہ اور ہمدرد نہ بنایا جائے نہ تو خدا تعالیٰ سے اور نہ اس کے محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق قائم کیا جا سکتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشادات اُس پیغام میں فرمائے ہیں جو حضور نے ازراہِ شفقت جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کے چودھویں سالانہ جلسہ منعقدہ ۱۹-۲۰ مئی ۱۹۷۹ء بمقام لندن کے موقع پر ارسال فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام بذریعہ تار بھجوایا گیا جو کہ جلسہ کے آغاز پر مشنری انچارج برطانیہ اور امام مسجد فضل لندن مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ حضور ایدہ اللہ کے پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے۔ اصل پیغام انگریزی میں تھا۔ حضور نے فرمایا :-

"السّلام علیکم۔ میں آپ کے اس سالانہ کنونشن کے موقع پر دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے ہر طرح سے کامیاب فرمائے اور آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آپ کا تعلق حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت سے ہے اور اس طرح آپ پر بہت بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ قرآن کریم نے ان ذمہ داریوں کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کہ تم بہترین اُمّت ہو اور لوگوں کی فلاح و بہبود کیلئے پیدا کئے گئے ہو۔

جب تک آپ اپنے آپ کو لوگوں کا حقیقی خیر خواہ، بہی خواہ اور ہمدرد نہیں بناتے آپ خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق قائم نہیں کر سکتے اور نہ ہی اس کے محبوب و مقبول رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق قائم کر سکتے ہیں۔ آپ کے دل بنی نوع کی ہمدردی اور خیر خواہی سے سرشار ہونے چاہئیں۔ آپ کو ہمیشہ یہ فکر رہنا چاہیئے کہ آپ اپنی طاقتیں اور صلاحیتیں کس طرح بنی نوعِ انسان کی بھلائی کیلئے وقف کر سکتے ہیں۔ ہر ایک سے محبت کریں، کسی سے دشمنی اور نفرت نہ کریں حتیٰ کہ ان سے بھی جو خود کو آپ کا دشمن سمجھتے ہیں۔ اِس مقام کا حصول اُس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ آپ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور یقین نہ رکھتے ہوں اور جب تک کہ اس کی تائید آپ کے ساتھ نہ ہو۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور ہر آن آپ کا حامی و ناصر ہو۔

مرزا ناصر احمد"
خلیفۃ المسیح الثالث

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سیّد عبدالحی ٭ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۱ رمضان ۱۳۹۹ھ

۵ ظہور ۱۳۵۸ ہش

۵ اگست ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"بڑے فکر اور خطرہ کی بات"

اللہ تعالیٰ جب لوگوں کی ہدایت اور اصلاح کے لئے اپنا کوئی مامور مبعوث کرتا ہے تو اس کی بعثت کے ساتھ ہی لوگ دو گروہوں میں بٹ جاتے ہیں۔ ایک گروہ اُن سعید الفطرت انسانوں کا ہوتا ہے جو اُس مامور من اللہ پر ایمان لاکر اور اُس کی ہدایات پر عمل پیرا ہو کر اپنی اصلاح میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہوتا ہے جو اُس مامور من اللہ پر ایمان لانے سے انکار کر کے اُس کی مخالفت پر تُل جاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنی اصلاح کرنا نہیں چاہتے۔ گمراہی انہیں اتنی عزیز ہوتی ہے کہ وہ اس سے علیحدہ نہیں ہو سکتے اور اُسی سے چمٹے رہتے ہیں۔

گمراہی کے دلدادہ اِس موخر الذکر گروہ میں دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک وہ جو حق کی جستجو میں لگے رہتے ہیں اور جوں جوں ان پر حق آشکار ہوتا جاتا ہے وہ اسے قبول کر کے مومنوں کے گروہ میں شامل ہوتے رہتے ہیں، دوسرے وہ لوگ جو کسی صورت بھی حق کو قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔ انہوں نے تہیہ کیا ہوا ہوتا ہے کہ مامور من اللہ کی صداقت کتنی ہی آشکار کیوں نہ ہو جائے اور کیسے ہی درخشندہ نشان ظاہر ہو کر انہیں عاجز اور لاجواب کیوں نہ کر دیں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ ایسے لوگوں پر نہ کوئی دلیل اثر کرتی ہے اور نہ کسی نشان سے وہ متاثر ہوتے ہیں۔ وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس ہوتے ہی نہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے سمجھانا یا نہ سمجھانا، ڈرانا یا نہ ڈرانا ایک برابر ہوتا ہے۔ ان کی اس بے حسی اور ہٹ دھرمی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ○ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○

(البقرہ آیت ۷، ۸)

ترجمہ:۔ ایسے لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے (اور) تیرا ڈرانا یا نہ ڈرانا ان کے لئے یکساں (اثر پیدا کرتا) ہے (جب تک وہ اپنی اِس حالت کو نہ بدلیں) ایمان نہیں لائیں گے۔ اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مُہر کر دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ (پڑا ہوا) ہے اور ان کے لئے ایک بڑا عذاب (مقدر) ہے۔

جس طرح مامور من اللہ کے مخالف اپنی جگہ دو حصوں میں بٹے ہوئے ہوتے ہیں اِسی طرح اُس پر ایمان لانے والوں میں بھی دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ان کی غالب اکثریت ان لوگوں پر مشتمل ہوتی ہے جو ایمان لانے کے بعد اپنی ہستی پر پورا پورا انقلاب وارد کر کے اعمالِ صالحہ بجا لانے اور غلبۂ حق کے لئے اپنی استعداد کی آخری حد تک کوشش کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ ان کی للّٰہیت و فدائیت ہر لحاظ سے مثالی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اعلیٰ صفات اور ان کے عملی نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ○ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ○ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ○

(الانفال آیات ۳ تا ۵)

ترجمہ:۔ مومن تو صرف وہی ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جائیں اور جب ان کے سامنے اُس کی آیات پڑھی جائیں تو وہ ان کے ایمان کو بڑھا دیں نیز (مومن وہ ہیں) جو اپنے ربّ پر توکل کرتے ہیں (اسی طرح حقیقی مومن وہ ہیں) جو نمازوں کو (شرائط کے مطابق) ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ یہ (مذکورہ بالا صفات رکھنے والے) ہی سچے مومن ہیں۔ ان کے ربّ کے پاس ان کے لئے (بڑے بڑے) مدارج اور بخشش کا سامان اور معزز رزق ہے۔

ایسے سچے اور حقیقی مومنوں کی صفات کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہ بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ مندرجہ بالا آیات ہم نے صرف بطور مثال درج کی ہیں۔ ان کے علاوہ بعض ایسے لوگ بھی ان میں آ شامل ہوتے ہیں جو نہ صرف یہ کہ حقیقی مومن نہیں ہوتے بلکہ ان میں نفاق کا مرض پایا جاتا ہے۔ ظاہری طور پر ایمان لانے کے باوجود وہ اپنے طور طریق اور اعمال میں کوئی تبدیلی پیدا کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔ جس طرح سمجھانا یا نہ سمجھانا اور ڈرانا یا نہ ڈرانا کافروں کے لئے یکساں ہوتا ہے اسی طرح تربیت و اصلاح کے ضمن میں وہ بھی سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ کے مصداق ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کی آیات ۹ تا ۲۱ میں ان لوگوں اور ان کے اطوار کا بہت تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ ہر چند کہ یہ لوگ بہت تھوڑی تعداد میں ہوتے ہیں تاہم مامورینِ الٰہی اور ان کے بعد ان کے خلفاء کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ حقیقی مومنوں کو ان کے اثر سے بچائیں تا وہ پھسلنے سے محفوظ ہو سکیں اور خود ان میں سے بھی جس کسی کی قسمت میں نفاق کے مرض سے شفایاب ہونا مقدر ہو تو وہ صحتیاب ہو کر حقیقی مومنوں میں آ شامل ہو۔ چنانچہ ذیل میں ہم سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بعض بیش قیمت نصائح درج کرتے ہیں جن میں حضور ؓ نے خاص طور پر ایسے لوگوں اور عملی طور پر اُن کمزور لوگوں کو مخاطب فرمایا ہے جن کے ایسے لوگوں سے متاثر ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے سلطان القلم قرار دیا تھا۔ اِس کے مقابلہ میں اس نے مجھے اتنا بولنے کا موقع دیا کہ اُس نے مجھے سلطان البیان بنا دیا۔ مگر نہ قلم نے تمہیں کوئی فائدہ دیا اور نہ بیان نے تمہیں کوئی فائدہ دیا۔ قلم نے لکھا اور اتنا لکھا کہ سو کتاب بن گئی مگر اِس کثرت نے بھی تمہارے لئے صرف اتنا ماحول پیدا کیا کہ ؎

شد پریشاں خوابِ من از کثرتِ تعبیرہا

کتابوں کی کثرت نے تمہیں قلم سے بالکل غافل کر دیا اور لکھنا نہ لکھنا تمہارے لئے مساوی ہو گئے۔ مَیں نے اتنی تقریریں کیں اور اتنے لیکچر دئے شاید دُنیا میں اس کی بہت ہی کم مثال ملے گی لیکن میری تقریریں اور میرے بیانات بھی کچھ نہ کہنے کے مساوی ہو گئے۔ گویا تم میں سے بعض کی وہی حالت ہو گئی سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ۔ دونوں باتیں تمہارے لئے برابر ہو گئیں ڈرانا بھی اور نہ ڈرانا بھی۔ تمہارے لئے قلم بھی برابر ہو گئی اور بیان بھی برابر ہو گیا۔ قلم نے لکھا اور اتنا لکھا کہ تم نے کہہ دیا کہ قلم نے تو اب اتنا لکھ دیا ہے کہ ہم سے پڑھا ہی نہیں جاتا۔ اور زبان نے اتنا بیان کیا اتنا بیان کیا کہ تم نے کہہ دیا کہ ہم اب کس کس بات کو یاد رکھیں، ہم سے تو عمل ہی نہیں ہو سکتا۔ پس دونوں باتیں تمہارے لئے برابر ہو گئیں۔ یہ بڑے فکر کی بات ہے، یہ بڑے خطرہ کی بات ہے۔"

اِس کے بعد حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن لوگوں کو خوش قسمت قرار دیتے ہوئے جو نصیحت سُن کر اپنے اندر تبدیلی پیدا کر لیتے ہیں مزید فرمایا:۔

"کئی ایسے ہوتے ہیں جو ایک بات سُنتے ہیں اور نجات پا جاتے ہیں، وہ بڑے خوش قسمت ہوتے ہیں۔ اور کئی ایسے ہوتے ہیں جو بار بار سُنتے ہیں اور نجات پا جاتے ہیں، وہ بھی خوش قسمت ہوتے ہیں۔ مگر وہ جن کے لئے اتنا لکھا گیا جس کی حد نہیں اور پھر بھی ان میں تبدیلی پیدا نہ ہوئی وہ خوش قسمت نہیں کہلا سکتے دوسرا لفظ مَیں نہیں بولتا اس لئے کہ میری زبان پر وہ گراں گزرتا ہے۔"

(خطبہ عید الاضحی فرمودہ ۲۳ ستمبر ۱۹۵۰ء مطبوعہ الفضل ۹ مئی ۱۹۶۲ء)

آخر میں حضور رضی اللہ عنہ نے جملہ افرادِ جماعت کو ہر فردِ جماعت کے (باقی صد پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اختتامی رپورٹ طالبات فضل عمرؓ درس القرآن کلاس ربوہ

مورخہ ۲۴ر جولائی ۱۹۷۹ء صبح ½۷ بجے فضل عمر درس القرآن کلاس کے تینوں معیاروں کا امتحان منعقد ہوا۔ معیار اوّل کا امتحان لجنہ ہال، معیار دوم کا مسجد مبارک اور معیار سوم کا ایوانِ محمود میں منعقد ہوا۔ ہر سہ معیاروں میں علی الترتیب ۶۳- ۲۵۰ اور ۴۱۵ طالبات شامل ہوئیں۔ یعنی کُل ۷۲۸ طالبات نے امتحان دیا۔ جبکہ ۸۸۳ طالبات کلاس سے استفادہ کرتی رہیں مگر ۱۵۵ طالبات بعض وجوہات کی بناء پر امتحان میں شامل نہ ہو سکیں۔

امتحان کے بعد مسجد مبارک میں حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رونق افروز ہونے پر اختتامی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جس کے بعد کلاس کے منتظمِ اعلیٰ مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری نے کلاس کا مختصر جائزہ پیش کیا جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پُر شوکت اور روح پرور خطاب فرمایا اور طلبہ و طالبات کو اپنی قیمتی دعاؤں کے ساتھ الوداع کہتے ہوئے اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد یہ کلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی

الحمد للہ علیٰ ذٰلک

امسال حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی خواہش پر باہر سے آنے والی طالبات کو قرأت سکھانے کا انتظام کیا گیا۔ اس سلسلے میں مکرم قاری محمد عاشق صاحب کی خدمات حاصل کی گئیں جنہوں نے لاہور اور کراچی کی ۱۰ طالبات کو قرأت سکھائی۔

پندرھویں فضل عمر درس القرآن کلاس کے مختلف امور مندرجہ ذیل کارکنات کے سپرد تھے جنہوں نے اپنی حتی المقدور سعی و کوشش کے ساتھ جملہ فرائض سرانجام دیئے۔

رہائش گاہ

منتظمہ: مکرمہ نعیمہ حمید صاحبہ اہلیہ مکرم حمید اللہ خان صاحب

نائبات: مکرمہ وسیمہ بنت کیپٹن نواب دین صاحب
مکرمہ سعیدہ ناصرہ بنت چوہدری قطب الدین صاحب
" شاہدہ بشریٰ بنت مولوی دوست محمد صاحب شاہد

معاونات: عزیزہ رضوانہ حمید بنت چوہدری حمید اللہ صاحب
عزیزہ امۃ الودود بنت مکرم محمد بشیر شاد صاحب مبلغ سلسلہ

منتظمہ طعام: مکرمہ سلیمہ باجوہ صاحبہ اہلیہ محمد شریف صاحب باجوہ
مکرمہ رفیعہ بیگم صاحبہ فیصل آباد

درس گاہ مسجد مبارک

منتظمہ درس گاہ:- خاکسارہ صفیہ عزیز بنت چوہدری عزیز احمد صاحب
مکرمہ حمیدہ راشدہ صاحبہ بنت شیخ راشد احمد صاحب

منتظمہ حاضری:- مکرمہ امۃ الرشید سیال صاحبہ بنت بشیر احمد صاحب سیال

معاونہ:- مکرمہ امۃ الرشید بھٹی صاحبہ اہلیہ محمد عالم صاحب بھٹی۔

درس گاہ ایوانِ محمود

منتظمہ:- مکرمہ رفیقہ زاہدہ صاحبہ بنت عبدالرحمٰن صاحب شاکر

نائبہ:- مکرمہ امۃ الرفیق صدیق صاحبہ بنت مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری

منتظمہ حاضری:- مکرمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ بنت مولوی دوست محمد صاحب شاہد

قبل ازیں ۲۴ تاریخ کے الفضل میں پڑھانے والی ایک لڑکی کا نام رہ گیا تھا جو کہ امۃ الرفیق صدیق بنت مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ہیں۔ انہوں نے معیار اوّل و دوم کی طالبات کو پڑھایا۔

اسی دن شام کو طالبات بیرون از ربوہ کی طرف سے ایک الوداعی تقریب بصورت عصرانہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس میں تمام ٹیوٹرز (جو شام کو پڑھاتی تھیں) اور تمام علمائے کرام جنہوں نے کلاس کے دوران پڑھایا کی بیگمات اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کچھ خواتینِ مبارکہ کو مدعو کیا گیا۔ اس کا مقصد طالبات کو ان سب سے متعارف کروانا تھا۔

ٹھیک ½۶ بجے پروگرام شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآن پاک لاہور کی محترمہ رفعت شاہانہ نے کی۔ تلاوتِ قرآن کے بعد راولپنڈی کی مکرمہ امۃ الشکور اور بشیر آباد کی مکرمہ منصورہ نے نظمیں پڑھیں نظموں کے بعد کراچی کی ایک طالبہ مکرمہ نصرت نورین نے کلاس کے بارہ میں اپنے مختصر تاثرات بیان کئے اور حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ نے الوداعی تقریر کی جس میں آپ نے قرآن کریم کی سورۃ ابراہیم کی پہلی آیت کی مختصر مگر پُر معارف تشریح کرتے ہوئے طالبات کو یہ نصیحت کی کہ وہ اپنی زندگی کو قرآنی تعلیمات کے مطابق ڈھالیں کیونکہ یہ ایسی تعلیم ہے جو انسان کو اندھیرے سے روشنی کی طرف لے جاتی ہے۔ یعنی غالب اور تعریفوں والے خدا کی طرف اور اس کے ساتھ ہی سیدہ محترمہ نے طالبات کو حضرت اقدس کے ارشادات پر بھی عمل کرنے کی تلقین کی۔ آخر میں سیدہ محترمہ نے طالبات پر پردہ کی اہمیت واضح کی اور سب طالبات کو ہدایت کی کہ وہ پردہ کا خاص خیال رکھیں۔ اس کے بعد انہوں نے سب مہمانوں کا تعارف کروایا اور دعا کے ساتھ یہ تقریب انجام پذیر ہوئی۔

(صفیہ عزیز بنت چوہدری عزیز احمد صاحب
منتظمہ فضل عمر درس القرآن کلاس ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرمہ فضل بیگم صاحبہ اہلیہ محمد حیات صاحب سکنہ شیخواہ چک ۳۵۹/W.B تحصیل لودھراں ضلع ملتان نے درخواست دی ہے کہ میرا لڑکا منیر احمد وفات پا گیا ہے۔ قطعہ ۶/۱۳ رقبہ دو کنال میں سے ایک کنال میرے لڑکے کے نام مشترکہ الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکور میں سے مرحوم کا حصہ میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ۱) محمد حیات صاحب والد مرحوم — ۲) بشیر احمد صاحب بھائی مرحوم - ۳) بشریٰ اختر صاحبہ - ۴) ذکیہ اختر صاحبہ — ۵) رضیہ جمیل صاحبہ ہمشیرگان مرحوم۔

لہذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۶/۱۳ میں سے منیر احمد کا حصۂ زمین میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔

نہ تو مرحوم موصی تھے نہ ہی وارثان مرحوم میں سے کوئی موصی ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے

(ناظم دار القضاء ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ ۲۸ اگست کو ہوگا۔

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز عید الفطر کے بعد ۲۸ اگست ۱۹۷۹ء بروز منگل آٹھ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ داخلہ کے لئے اصولاً میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے اور عمر کے لئے سترہ سال کی حد مقرر ہے۔ ایف اے بی اے اور ایم اے پاس طلباء کا بھی انٹرویو ہوگا۔

میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ ایسے احمدی طلباء جو میٹرک سیکنڈ ڈویژن میں پاس کر چکے ہیں اور خدمت اسلام کے لئے زندگی وقف کر کے اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں، وہ انٹرویو سے پہلے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں اور خود مقامی جماعت کے صدر کی تعارفی چٹھی ساتھ لے کر ۲۸ اگست کو انٹرویو کے لئے تشریف لے آئیں۔ چٹھی میں امیدوار کی عمر، تعلیم اور میٹرک کے امتحان میں حاصل کردہ نمبر اور ڈویژن کی تصدیق بھی ہو۔ اگر ہو سکے تو انٹرویو کے وقت سکول یا کالج کے سرٹیفکیٹ کی اصل اور فوٹوسٹیٹ کاپی ساتھ لے کر آئیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ کا مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

روزے تقویٰ پیدا کرنے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ اور یہ روزے پہلی امتوں پر بھی اسی غرض وغایت کے ماتحت فرض کئے گئے تھے۔ جس کا مقصد ومدعا یہ ہے کہ پہلی تمام صلاحیتوں اور استعدادوں پر ایسا کنٹرول کیا جائے۔ جس سے خدا تعالیٰ کی رضا لے اور اسی کا ہو کر زندگی بسر کرے۔ اور اس کو ناراض کرنے والی باتوں سے دور رہے بھوکا اور پیاسا رہنا ایک علامت اور نشان ہوتا ہے۔ کہ وہ جائز حقوق بھی خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے چھوڑنے پر تیار رہتا ہے۔ ناحق بات کو چھوڑنا تو ادنیٰ بات ہے۔

سو ان روزوں کے رکھنے کا مقصد ومدعا اور ماحصل یہی ہے کہ انسان متقی اور پرہیزگار بنے۔ اور اس کے بیان کردہ احکام پر عمل کرے اور نواہی سے بچے۔ کیونکہ اسلام کی بنیاد ہی تقویٰ پر ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

پس روزوں کے ذریعہ سے متقی بننا اور اللہ تعالےٰ کی رضا کو حاصل کرنا اصل مقصد ہے یہی لب لباب اور ماحصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اُجْزٰی بِہٖ۔

خدا تعالےٰ فرماتا ہے روزہ میرے لئے ہے اور میں خود ہی اپنی کریمانہ شان کے مطابق اس کا بدلہ دوں گا یا یہ کہ روزہ کی جزا میں خود ہوں

روزے رکھنے میں خدا تعالےٰ کی طرف سے سہولت پیدا کی گئی ہے

خداوند تعالےٰ نے اپنی کمال شفقت سے رمضان المبارک کا ماہ روزوں کے لئے مقرر فرمایا تاکہ لوگ روزے رکھ کر اپنی منزل مقصود کے زیادہ قریب ہوتے ہوئے اس کو حاصل کرلیں۔ اس کے حصول میں آسانیاں پیدا کی ہیں اور بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ انسان ان آسانیوں کو اپنی غلط کاریوں کی وجہ سے تنگی کا رنگ دے لیتا ہے۔ مگر پھر بھی اس نے انسان کو بیدار کرتے ہوئے اپنی شفقت کا اظہار بایں آیت مندرج کیا ہے فرمایا کہ:-

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ وَكَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔

رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارہ میں قرآن (کریم) نازل کیا گیا (وہ قرآن) جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت (بنا کر بھیجا گیا) ہے۔ اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے (ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی (قرآن میں) الٰہی نشان بھی ہیں۔ اس لئے تم میں سے جو شخص بھی اس مہینہ کو (اس حال میں) دیکھے (کہ کہ مریض ہو نہ مسافر) اسے چاہیئے کہ وہ اس کے روزے رکھے اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس پر اور دنوں میں تعداد پوری کرنی واجب ہوگی۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا۔ اور یہ حکم اس نے اس لئے دیا ہے کہ تم تنگی میں نہ پڑو) تاکہ تم تعداد کو پورا کرلو اور اس بات پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اس نے تم کو ہدایت دی ہے اور تاکہ تم اس کے شکر گزار بنو۔

پس یہ آسانی خدا تعالےٰ نے اپنے بندوں کے لئے رمضان المبارک کے مہینے میں پیدا کر دی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مزید تشریح ان الفاظ میں کی ہے۔ جو مندرجہ ذیل حدیث میں فرمایا۔

اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ

جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

پس یہ بھی عظیم انعام ہے کہ اس نے خود بخود بغیر کسی مانگنے کے جنت کے دروازے کھول دیئے اور جہنم کے دروازے صرف بند ہی نہیں کئے بلکہ اس کے مشہور ومعروف سرغنہ شیطان کو ہتھکڑیاں بھی لگا دی ہیں۔ الغرض ہر قسم کی سہولت اپنے ملنے اور زیارت کے لئے پیدا کر دی ہے۔ اس لئے بالصراحت معلوم ہوتا ہے۔ کہ خداوند خود بھی اپنے بندوں سے ملنا چاہتا ہے۔ اسی غرض سے اس نے خود ہی سارا سامان پیدا کر دیا ہے۔ اس مفہوم کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نہایت ہی دلربا انداز اور حسرت بھرے لب ولہجہ میں بیان فرمایا کہ

"دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا پر اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔ دوسرا وہ شخص جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔"

سخاوت کرنے کا مہینہ

اب اس عنوان کے ماتحت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قول اور فعل کو مدنظر رکھ کر حدیث کے الفاظ درج ذیل ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجود الناس بالخیر وکان اجود ما یکون فی رمضان کان جبریل یلقاہ کل لیلۃ فی رمضان یعرض علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم القراٰن فاذا لقیہ جبریل کان بالخیر من الریح المرسلۃ (البخاری)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم مال کی سخاوت کرنے میں سب سے زیادہ سخی تھے۔ رمضان المبارک کے مہینہ میں آپ کی یہ عادت اور بھی ترقی کر جاتی۔ رمضان کی ہر رات میں جبرائیل آپ سے ملا کرتے اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ان سے قرآن کا دور کیا کرتے تھے۔ جب حضرت آپ سے ملتے تو آپ کی سخاوت اور خیرات خدا کی بھیجی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ ہوا کرتی تھی۔

یہ ایک حقیقت ہے جب کوئی کسی اپنی بزرگ ہستی سے ملتا ہے۔ تو اس وقت زیادہ نیکی کرنے کا احساس بڑھ جاتا ہے۔ اور جس ذریعہ سے اس کے قرب ملنے کا امکان ہو۔ تو وہ اسی کو اختیار کر کے اپنے مدعا کو حاصل کر لیتا ہے۔ اور وہ غریب پروری کا جذبہ ہے۔

پہلے گناہوں کی تلافی کا ذریعہ

انسانی عادت ہے کہ وہ گناہوں پر نادم ہوتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ اس کا پتہ بھی کسی کو نہ لگے۔ اس کا علاج بھی روزوں کے ذریعہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

من صام رمضان ایماناً واحتساباً غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (البخاری)

جو شخص رمضان کے روزے ایمان اور ثواب کی خاطر نیک نیتی سے رکھے گا اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

یہ نسخہ گناہوں کی تلافی کا بتلانے والے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ کا یہ ارشاد ہمدردی سے پُر اور محبت و پیار سے اچھلنے والا انداز ہے۔ کاش لوگ سمجھیں اور اس پر عمل کریں آمین۔ (باقی)

خدا تعالیٰ کو پانے کی راہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"محنت کے سوا انسان کو کچھ نہیں۔ کسان کو دیکھو کہ جب وہ زمین میں ہل چلاتا ہے اور قسم قسم کی محنت اٹھاتا ہے تب پھل حاصل کرتا ہے۔ مگر محنت کے لئے زمین کا اچھا ہونا شرط ہے۔ اسی طرح انسان کا دل بھی اچھا ہو۔ سامان بھی عمدہ ہو۔ سب کچھ کر بھی سکے۔ تب جا کر فائدہ پاوے گا۔ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی"

(ملفوظات جلد پنجم ص۳۲۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

"اقوام کی ترقی میں تاریخ سے آگاہ ہونا ایک بہت بڑا محرک ہوتا ہے۔" (مصلح موعودؓ)

یورپ کے اسلام لانے سے متعلق مصر کے اہم کردار کی پیش خبری

تاریخی دورۂ یورپ ۱۹۲۴ء کے دوران بیت المقدس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا قیام

تاریخ احمدیت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا دورۂ یورپ ۱۹۲۴ء کئی لحاظ سے خصوصی تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ حضورؓ کا یہ دورہ ویمبلے میں مذاہب کانفرنس کے سلسلے میں تھا۔ حضورؓ ۱۲ جولائی ۱۹۲۴ء کو قادیان سے روانہ ہوئے اور بمبئی سے بحری جہاز پر سوار ہو کر ۲۹ جولائی کو پورٹ سعید کے ساحل پر وارد فرما ہوئے۔ قاہرہ میں حضورؓ کا قیام دو دن رہا۔ اس کے بعد حضور دمشق جاتے ہوئے راستے میں بیت المقدس میں دو دن کے لئے رکے۔

اس تاریخی قیام کی روداد حضور ہی کے الفاظ میں تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ ۴۱۱ کے حوالے سے ملاحظہ ہو۔ حضور فرماتے ہیں:۔

(قاہرہ میں) "دو دن کے قیام کے بعد ہم دمشق کی طرف روانہ ہوئے مگر چونکہ راستہ میں بیت المقدس پڑتا تھا، مقامات انبیاء کے دیکھے بغیر آگے جانا مناسب نہ سمجھا اور دو دن کے لئے وہاں ٹھہر گئے ... یہودی قوم کی قابل رحم حالت جو یہاں نظر آتی ہے کہیں اور نظر نہیں آتی بیت المقدس کا سب سے بڑا معبد ..... اس کی دیوار کے ساتھ کھڑے ہو کر ہفتہ میں دو دن برابر دو ہزار سال سے یہودی روتے چلے آتے ہیں جس دن ہم جگہ کو دیکھنے کے لئے گئے وہ دن اتفاق سے ان کے رونے کا تھا۔ عورتوں اور مردوں، بوڑھوں اور بچوں کا دیوار کے پیچھے کھڑے ہو کر بائیبل کی دعائیں پڑھ پڑھ کر اظہار عجز کرنا ایک نہایت ہی افسردہ کن نظارہ تھا... بیت المقدس میں سے مندرجہ ذیل مقامات قابل ذکر ہیں۔ ابو الانبیاء حضرت ابراہیمؑ حضرت اسحاقؑ، حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ کی قبور اور وہ مقام جس پر حضرت عمرؓ نے نماز پڑھی اور بعد میں اس کو مسجد بنا دیا گیا اور حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کے مقامات" (بیت لحم وغیرہ۔ ناقل)

اس سے قبل حضورؓ نے دو دن مصر کے دار الحکومت قاہرہ میں قیام کیا تھا۔ مصر کے قیام کے دوران حضورؓ نے مصر کے بارے میں ایک نہایت ہی قیمتی اور پُر معارف ارشاد فرمایا جس کو جماعت احمدیہ اور احمدی مبلغین کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئیے اور دعا کرنی چاہئیے کہ خدا تعالیٰ کے مقدس مصلح موعودؓ کے الفاظ جلد تر پورے ہوں۔ آمین۔ حضورؓ ارشاد فرماتے ہیں:۔

یورپ کی تباہی مصر سے وابستہ ہے

"میرے نزدیک مصر مسلمانوں کا بچہ ہے جسے یورپ نے اپنے گھر میں پالا ہے تاکہ اس کے ذریعے سے بلادِ اسلامیہ کے اخلاق کو خراب کرے مگر میرا دل کہتا ہے ... اور جب سے میں نے قرآن کریم کو سمجھا ہے میں برابر اس کی بعض سورتوں سے استدلال کرتا ہوں اور اپنے شاگردوں کو کہتا چلا آیا ہوں کہ یورپین فوقیت کی تباہی مصر سے وابستہ ہے اور اب میں اسی بناء پر کہتا ہوں ... مصر جب خدا تعالیٰ کی تربیت میں آ جائے گا تو وہ اسی طرح یورپین تہذیب کے مخرب اخلاق حصوں کو توڑنے میں کامیاب ہوگا جس طرح موسیٰؑ فرعون کی تباہی میں۔ بے شک اس وقت یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے مگر جو زندہ رہیں گے وہ دیکھیں گے"..

حضورؓ نے مصری احمدیوں کے بارے میں جن سے حضورؓ قیام مصر کے دوران ملے تھے بڑی محبت اور شفقت سے ذکر کیا۔ حضورؓ ارشاد فرماتے ہیں:۔

"مجھے جو مصر میں سب سے زیادہ خوشی ہوئی وہ وہاں کے احمدیوں کی ملاقات کے نتیجہ میں تھی (تین مصری احمدی مجھے ملے اور تینوں نہایت ہی مخلص تھے۔ دو ازہر کے تعلیم یافتہ اور ایک علوم جدیدہ کی تحصیل کرنے والے دوست۔ تینوں نہایت ہی مخلص اور جوشیلے تھے اور ان کے اخلاص اور جوش کی کیفیت کو دیکھ کر دل رقت سے بھر جاتا تھا۔ تینوں نے نہایت درد دل سے اس بات کی خواہش کی کہ مصر کے کام کو مضبوط کیا جائے"۔

(تاریخ احمدیت جلد پنجم ص ۴۰۹ - ۴۱۰)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یہ سفر اپنی اس دلی تڑپ کے زیر اثر کیا تھا جو دنیا بھر میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے شروع ہی سے آپ کے دل میں موجود تھی چنانچہ اس سفر کا ایک اہم واقعہ حضورؓ کا وہ خط ہے جو کہ آپ نے ۲۷ - ۲۸ جولائی کو جماعت کے نام لکھا۔ حضورؓ نے اس خط میں یورپ میں اسلام کے غلبہ کو اپنی روحانی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے جماعت کو نہایت ہی قیمتی نصیحت کی۔ اس خط کا ایک ایک لفظ آب زر سے لکھا جانے کے قابل ہے۔ حضورؓ نے جماعت کو فرمایا:۔

یورپ کے بارے میں اہم نصیحت

"ہمارا فرض ہے کہ اس مصیبت کے آنے سے پہلے اس کا علاج سوچیں اور یورپ کی تبلیغ کے لئے ہر قدم جو اٹھائیں اس کے متعلق پہلے غور کر لیں اور یہ نہیں ہو سکتا جب تک وہاں کے حالات کا عینی علم حاصل نہ ہو۔ پس اس وجہ سے باوجود صحت کی کمزوری کے میں نے اس سفر کو اختیار کیا ہے۔ اگر میں زندہ رہا تو میں انشاء اللہ اس علم سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کروں گا۔ اگر میں اس جد و جہد میں مر گیا تو اے قوم! میں ایک نذیر عریاں کی طرح تجھے متنبہ کرتا ہوں کہ اس مصیبت کو کبھی نہ بھولنا اسلام کی **شکل کو کبھی نہ بدلنے دینا** جس خدا نے مسیح موعودؑ کو بھیجا ہے وہ ضرور کوئی رستہ نجات کا نکال دے گا۔ پس کوشش نہ چھوڑنا۔ نہ چھوڑنا نہ چھوڑنا۔ آہ نہ چھوڑنا۔ میں کس طرح تم کو یقین دلاؤں کہ اسلام کا ہر ایک حکم ناقابل تبدیل ہے خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا ..... جو اس کو بدلتا ہے وہ اسلام کا دشمن ہے۔ وہ اسلام کی تباہی کی پہلی بنیاد رکھتا ہے، کاش وہ پیدا نہ ہوتا ..... اور پھر میں کہتا ہوں کہ یہ کسی کو کس طرح معلوم ہوا کہ یورپ آخر اسلام کو قبول نہیں کرے گا۔ یورپ کے لئے تو اسلام کا قبول کرنا مقدر ہو چکا ہے۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم دیکھیں کہ وہ اسلام کو ایسی صورت میں قبول کرے کہ اسلام ہی کو نہ بدل دے"۔

(تاریخ احمدیت جلد پنجم ص ۴۰۷ - ۴۰۸)

(مرتب: یوسف سہیل شوق۔ ربوہ)

مرکزی مقابلہ مضمون نویسی اطفال و ناصرات کی تاریخ میں توسیع

اعلان کیا جاتا ہے کہ اطفال و ناصرات کے انعامی مقابلہ مضمون نویسی بعنوان "سیرت حضرت ابوبکر صدیقؓ" کی تاریخ میں توسیع کر دی گئی ہے۔ جو مقالے ۱۵ اگست تک مرکز میں پہنچ جائیں گے، انہیں مقابلہ میں شامل کر لیا جائے گا۔

یاد رہے کہ اول، دوم اور سوم آنے والوں کے لئے بالترتیب دو سو، ایک سو پچاس اور سو روپے کا انعام مقرر کیا گیا ہے۔

سیکرٹری اشاعت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ
ایوان محمود۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کی برکات

مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ

عبادت

عبادت کا ظاہری ڈھانچہ بے کار ہے جب تک اس میں تقوے جیسی اہم روح نہ ہو کیونکہ اصولاً یہی ٹھیک اور درست ہے کہ

اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ٥

(المائدہ آیت ۲۸)

کہ متقی اور پرہیزگاروں سے اللہ تعالےٰ عبادتیں اور ہر قسم کی نیکیاں قبول فرماتا ہے۔

نیز سورۃ الحج آیت ۳۸ میں قربانیوں کے ذکر پر بھی یہی اصول بیان ہوا ہے۔ فرمایا:۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ

ترجمہ۔ (یاد رکھو) ان قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز اللہ (تعالیٰ) تک نہیں پہنچتے لیکن تمہارے دل کا تقوےٰ اللہ تعالےٰ تک پہنچتا ہے۔

الغرض عبادت ظاہری طور پر کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ جب تک دلسوزی اور روح کو گداز کرنے والی حقیقت موجود نہ ہو۔

ماہ رمضان المبارک کے مقرر کرنے کی وجہ

یہ دنیا فانی ہے اس میں جو کچھ ہے سب مادہ سے بنا ہوا ہے۔ مگر انسان کی پیدائش کا مقصد صرف مادہ کی قید و بند میں رہنا نہیں اور نہ ہی اس قید و بند کے سلاسل میں اس کو محصور کرنا مطلوب ہے۔ بلکہ اپنے خالق و مالک کا قرب حاصل کرنا اصل مقصود ہے۔ اس اجمال کی قدرے تفصیل یوں ہے۔ کہ پانی لینا ہو تو اس کو کسی برتن میں لیں گے۔ خواہ گلاس ہو یا لوٹا وغیرہ وغیرہ کے بغیر پانی سے استفادہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی پانی کو برتن میں رکھنا اصل مقصد ہوتا ہے۔ کیونکہ پانی جس مقصد کے لئے برتن میں ڈالا تھا وہ مقصد اگر پورا نہ ہو تو بھی یہ جد و جہد بے کار ہو جاتی ہے۔

سو یہی عبادتوں کا حال ہے۔ وہ بھی مختلف اقسام کی ہیں۔ ان عبادتوں کی روح بظاہر ظاہری اشکال میں ظاہر کی جاتی ہیں۔ جیسے نماز و روزہ کی عبادتیں ہیں۔ نماز کی روح کو قیام رکوع اور سجود کی حرکات میں محدود کیا گیا ہے اگر وہ اصل روح بمعہ رکوع و سجود و قیام میں نہ ہو۔ تو قیام و رکوع و سجود چھلکا اور قشر بن کر رہ جائیں گے اور مردہ کی شکل میں نظر آئیں گے۔ یہی حال روزوں کا ہے۔ اگر اس میں اصل روح کارفرما نہ ہو تو سوائے بھوکے اور پیاسے رہنے کے کچھ نہیں۔ اور وہ اصل روح اگر مفقود ہو۔ تو پھر ذرا بھی روزوں کی عبادت کارآمد نہیں۔ اور ان روزوں کو فاقہ کشی سے تعبیر کرنا پڑے گا۔ لہٰذا بعد اصلاح کی خاطر ایمان کے جوش کی وجہ سے رمضان المبارک کے مہینہ کے لئے جو قواعد و ضوابط بیان شدہ ہیں ان کو دیکھنا اور ان پر غور و خوض کرنا پڑے گا۔ تاکہ صحیح راہنمائی حاصل کرکے منزل مقصود تک پہنچا جائے۔ اور وہ رضوان اللہ اکبر ہے۔

انسان جو کہ خطا کا پتلا ہے اور ایک مومن اپنے ایمانی جوش و خروش کی وجہ سے بیان کردہ طریق پر چل کر ان برکات سے ہر ممکن قیمت ادا کرتے ہوئے مستفیض ہونا چاہتا ہے۔ اس لئے خداوند تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے صحیح صحیح راہنمائی کرتے ہوئے جہاں جہاں بھول چوک کا امکان تھا نشان دہی کر دی کہ کس سیدھے راستہ پر چلتے ہوئے انسان خار دار پگڈنڈیوں سے محفوظ رہے۔ اور اگر خدانخواستہ کبھی صحیح مقصد کے حصول میں تاخیر ہو یا اس کے حصول کا امکان نہ رہے۔ تو اس عقیدہ کے متعلق جو قواعد و ضوابط بیان ہوئے ہیں ان کے پیش نظر غور و خوض کرکے اپنی غلطی کو دور کرکے روزوں کی جزا جو اجزی بہ بیان ہوئی ہے حاصل کر سکے۔ اور وہ گوہر مراد خود خدا ہے

اب میں مختصر طور پر برکات ماہ رمضان المبارک کے حصول کے متعلق جو جو ہدایات اور ارشادات ہیں ان کو مختصر طور پر بیان کرتا ہوں تاکہ سعید روحیں بخلوص دل اپنے مولیٰ و آقا کی رضا حاصل کر سکیں۔ اللّٰھم آمین

رمضان کے لفظ کی تحقیق

رمضان کے لفظ میں لب لباب اور ماحصل رمضان المبارک کے مہینہ کا بیان ہے قدرے تشریح بطور نمونہ از خروارے درج ہے۔

(رَمِضَ رَمَضًا) النَّهارُ اشتدّ حَرُّه. الشمسُ. وقعت على الرملِ غيرَه وقعاً شديداً الرجلُ. احرقت الرمضاءُ قدميه. الطائرُ. حرّ جوفه من شدة العطش. عينُه حميت حتى كادت ان تحترق. بلامر. احترق له غيظاً

جب رمض النہار کہیں تو معنے ہوں گے اس کی گرمی سخت ہو گئی۔ جب رمض الشمس ہو تو اس کے معنے ہوں گے ریت پر بڑی طرح سورج چمکا۔ اور اس کو تبدیل کر دیا۔ اور پھر جب رمض الرجل ہو تو اس کا ترجمہ ہے کہ گرم ریت نے اس کے قدموں کو جلا دیا۔ اور اگر رمض الطائر لکھا ہو تو اس کے معنی سخت پیاس سے پرندوں کے پیٹ گرم ہو گئے ہوں گے اور اگر رمض عینہ ہو تو پھر ترجمہ ہوگا کہ اس کی آنکھ اتنی گرم ہوئی کہ جلنے لگی اور اگر رمض بلامر ہو تو معنے ہوں گے آگ بگولا ہو گیا۔

پھر رمض رمضا النصل استعمال ہو تو اس کا ترجمہ یوں ہوگا نیزہ کو دو پتھروں کے درمیان رکھ کر پتلا کیا اور جب رمض الصوم ہو تو تب کہیں گے۔ اس نے روزہ رکھنے کی نیت کی۔ اور اگر ارمض الشیء ہو تو اس کا مطلب ہی کو جلا دیا ہوگا۔ اگر اس کو ارمض الرجل استعمال کریں تو اس صورت میں اس کے معنے اس کو تکلیف دی کے ہیں اگر ارمض الحر القوم ہو تو یہ مفہوم یہ ہوگا کہ قوم کے لئے گرمی سخت ہو گئی اور اس کو تکلیف دی۔

تو معلوم ہوا کہ لفظ رمضان میں لغوی طور پر گرمی، گرمی سے جلنے رمضا ہے کو دبلا کرنے نیت کرنے جلانے اور تکلیف پہنچانے کے معانی پائے جاتے ہیں۔ اور حضرت امام غزالیؒ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی تحریر فرمائے ہیں کہ

لانہ یرمض الذنوب الّا یحرقہا

یعنی رمضان کو رمضان اسی واسطے کہتے ہیں کہ وہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے لفظ رمضان کے معانی بایں الفاظ تحریر فرمائے ہیں:۔

"رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالےٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی تپش مل کر رمضان ہوا۔ روحانی رمضان سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمضان اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر گرم ہو جاتے ہیں"

(ملفوظات جلد اوّل ص ۲۱)

اسی طرح لفظ صوم کے معنے "رکنے اور نہ کرنے کے" ہیں لیکن شرعی اصطلاح میں طلوع فجر (صبح صادق) سے لے کر غروب آفتاب تک عبادت کی نیت سے کھانے پینے اور مخصوص تعلقات سے رکے رہنے کا نام صوم یا روزہ ہے

ماہِ رمضان المبارک کی غرض و غایت

روزے کا مقصد وہی ہے جو خداوند تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیت میں بیان کیا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (۲/۱۸۴)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو

معلوم ہوا کہ رمضان المبارک کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۲۰۵

مَیں مسرور احمد کریم ولد ڈاکٹر منصور احمد صاحب بھٹی قوم بھٹی پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ $\frac{5}{79}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰ روپے ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہو گا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد مسرور احمد کریم

$\frac{13}{6-A}$ دارالرحمت غربی ربوہ

گواہ شد منصور احمد بھٹی دارالرحمت غربی ربوہ (والد موصی)

گواہ شد قاضی عبدالسلام بھٹی ربوہ

وصیت نمبر ۲۳۶۷۔

مسل نمبر ۲۴۲۰۶

مَیں سعیدہ بیگم بیوہ قاضی عطاء اللہ صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہجکہ ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ $\frac{5}{79}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

۱۔ حق مہر -/۵۰۰ روپے

۲۔ فروخت شدہ مکان -/۳۰,۰۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت عطیہ جات ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہو گا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ سعیدہ بیگم بیوہ ماسٹر عطاء اللہ صاحب مرحوم بمقام ہجکہ ۵۰ P.O. بھیرہ ضلع سرگودہا۔

گواہ شد ممتاز احمد صدر جماعت احمدیہ ہجکہ۔

گواہ شد غلام رسول ولد تاج محمود ہجکہ۔

مسل نمبر ۲۴۲۰۷

مَیں عائشہ سلطان زوجہ محمد انور سلطان صاحب قوم بسرا جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ شہر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ $\frac{6}{79}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰,۰۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی ۸ تولے ۳ ماشہ مالیت -/۸۲۵۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہو گا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ عائشہ سلطان زوجہ محمد انور سلطان محلہ داؤد شاہ وارڈ ۸ جھنگ۔

گواہ شد محمد انور سلطان (خاوند موصیہ)

گواہ شد جمال الدین احمد

وصیت نمبر ۱۴۳۴۲

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کی والدہ محترمہ میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ ان کا اپریشن بفضل اللہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے احباب سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد احمد زاہد متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

۲۔ خاکسار کے ہم زلف مکرم ڈاکٹر مہر محمد صاحب قریشی پروپرائٹر دارالادویات راولپنڈی صدر کی طبیعت عرصہ دراز سے خراب ہے۔ آج کل تکلیف زیادہ ہے۔ احباب سے رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں ان کی صحتیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمود احمد ناصر سیکرٹری جائیداد جماعت احمدیہ راولپنڈی)

۳۔ خاکسار کا پنشن کا کیس عرصہ تین سال سے زیر تصفیہ ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے جلد از جلد فیصلہ کروا دے۔

(خاکسار عادل۔ راولپنڈی)

۴۔ مکرم حاجی احمد بخش صاحب بہاولپور آجکل دمہ کی شکایت سے سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو جلد سے جلد شفا دے آمین

۵۔ مکرم چوہدری غلام احمد صاحب امیر جماعت کی اہلیہ صاحبہ کو کافی دنوں سے بخار آرہا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد سے جلد صحت سے نوازے۔ آمین

(رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری بہاولپور)

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

اپنی زندگی میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی صورت میں عظیم الشان بشارت سے نوازتے ہوئے فرمایا :-

"بہر حال ابھی وقت ہے اپنے اندر تغیر پیدا کرو۔ زمانہ کے حالات بتا رہے ہیں کہ خدا کچھ کرنا چاہتا ہے۔ تمہارا فرض یہ ہے کہ تم اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرو تاکہ جب خدائی تقدیر ظاہر ہو تو وہ تمہارے حق میں فیصلہ کرے۔ اگر تم اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کر لو تو دنیا تمہیں تباہ نہیں کر سکتی۔ سمندر میں تلاطم آئے گا اس کی موجیں اٹھیں گی اور لوگ سمجھیں گے کہ تم تباہ ہو گئے مگر جب طوفان میں سکون پیدا ہو گا تو دنیا یہ دیکھ کر حیران رہ جائے کہ تم سلامتی کے ساتھ کنارے پر کھڑے ہو اور لوگ تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکے۔"

(الفضل ۹ مئی ۱۹۶۲ء)

الفضل میں اشتہار دینا

کلید کامیابی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیّت — کامل الایمان ہونے کا معیار ہے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہشتی مقبرہ کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ:-

"خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔" (الوصیت)

اس ارشاد کی تشریح کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۷/۵/۲۶ مطبوعہ الفضل مورخہ ۱۸ رمئی ۱۹۲۶ء میں فرماتے ہیں کہ:-

"اگر صحیح طور پر عمل کیا جائے اور جماعت کو وصیت کی اہمیت بتائی جائے اور بتایا جائے کہ یہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ طریق ہے تو میں سمجھتا ہوں ہزاروں آدمی ہیں جنہیں تاحال اس طرف توجہ نہیں ہوئی۔ وصیت کے ذریعہ اپنے ایمان کامل کر کے دکھائیں گے۔"

پھر اسی خطبہ میں آگے چل کر فرماتے ہیں:-

"دوسرے اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وصیت کی تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس کے ساتھ بہت سے انعامات وابستہ ہیں ابھی تک جنہوں نے وصیت نہ کی ہو وہ کر کے اپنے ایمان کے کامل ہونے کا ثبوت دیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے جو شخص وصیت نہیں کرتا مجھے اس کے ایمان میں شبہ ہے۔ پس وصیت معیار ہے ایمان کے کامل ہونے کا۔"

تمام صدر صاحبان جماعت / امراء کرام و صدر صاحبان مجالس موصیان سے التماس ہے کہ اپنی جماعتوں میں احباب جماعت کو تحریک کریں کہ وہ اپنی آمد و جائیداد کی نمایاں قربانی پیش کرتے ہوئے اس بابرکت نظام وصیت میں شامل ہوں۔

(صدر مجلس کارپرداز)

ایف۔ ایس سی کے طلباء کے لئے فری کوچنگ کلاسز

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام موسم گرما کی تعطیلات کے دوران ربوہ کے ایف۔ ایس سی کے طلباء کو فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، ریاضی اور شماریات پڑھانے کیلئے فری کوچنگ کلاسز شروع کی جا رہی ہیں۔ ایف۔ ایس سی کا امتحان جو ستمبر میں ہو رہا ہے اس کے مطابق کورس کی مکمل دہرائی کروائی جائے گی۔ جو طلباء استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ درج ذیل پتہ پر فوری رابطہ قائم کریں۔

مرزا مجید احمد۔ سیکرٹری احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور
مکان نمبر ۱۲/۱۔ دارالرحمت غربی۔ گلی دفتر الفضل۔ ربوہ

اعلان نکاح و درخواست دعا

بتاریخ ۲۰ رجولائی ۱۹۷۹ء بروز جمعۃ المبارک قبل از نماز جمعہ مسجد احمدیہ اسلام آباد میں خاکسار نے عزیزہ محترمہ کاملہ اعجاز صاحبہ بنت محترم بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) اعجاز احمد خان صاحب A-130 ویسٹرج ۱ پشاور روڈ راولپنڈی کے نکاح کا اعلان ہمراہ کیپٹن شہزاد احمد زبیری صاحب ابن محترم احتیاج علی زبیری صاحب "المحمود" ۱۱۸ ہادے سٹریٹ لین ۶ راولپنڈی کے ساتھ مبلغ پچیس ۲۵ ہزار روپیہ حق مہر پر کیا اور دعا کرائی۔

عزیزہ کاملہ اعجاز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم ملک مظفر احمد صاحب کی پوتی اور محترم قاضی عبدالحمید صاحب ایڈووکیٹ مرحوم سابق ایڈیٹر "سن رائز" لاہور کی نواسی ہیں۔ اسی طرح کیپٹن شہزاد احمد زبیری صاحب محترم داروغہ ابتہاج علی زبیری صاحب مرحوم آف شاہجہانپور کے پوتے اور محترم حافظ سید عبدالحمید صاحب مرحوم آف منصوری کے نواسے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم اس تعلق کو تمام متعلقین کے لئے رحمت اور برکت کا موجب بنائے اور اس کے نہایت ہی نیک اور اچھے اور پاکیزہ ثمرات ظاہر ہوں۔ آمین

(محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ اسلام آباد)

۲۹ ر رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

اور چندہ وقف جدید

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ جنت کے دروازوں میں داخل ہونے کے لئے جسمانی عبادات بجا لانے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مالی قربانیاں پیش کرنا بھی نہایت ضروری ہے اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

اپنے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے جب آپ ان مبارک ایام میں مالی قربانیوں میں قدم آگے بڑھائیں تو چندہ وقف جدید بھی ۲۹ ر رمضان سے قبل سو فیصدی ادا کرنے کی کوشش فرمائیں تاکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں وقف جدید کی طرف سے ۲۹ ر رمضان کو پیش ہونے والی دعائیہ فہرست میں آپ کا اسم گرامی بھی شامل ہو سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

ھوالمستعان

ہر قسم کی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی خرید و فروخت۔ تعمیراتی مسائل۔ انکم ٹیکس اور اکاؤنٹس کے سلسلہ میں ہماری خدمات سے استفادہ کیجئے۔ منفرد انداز فکر و عمل کا مظہر یہ ادارہ آپ کی خدمات بجا لانے کیلئے چشم براہ ہے۔

املاک کنسرن پراپرٹی اینڈ جنرل بزنس۔ رحمت بازار ربوہ

فضل عمر کنسٹرکٹرز پراپرٹی ڈیلرز اینڈ برکس سپلائرز

بہترین پختہ اینٹ مناسب دام لاجواب سروس
کے لئے ہم سے رجوع کریں

محمد صدیق دارالعلوم شرقی عقب کالونی ڈاکٹر شریف

دیسی جڑی بوٹیاں

ہمارے پاس گاہ گاہ دیسی جڑی بوٹیوں کی برآمد کی مانگ غیر ممالک سے آتی رہتی ہے ایسے اصحاب جن کو اس لائن میں تجربہ ہو یا جو یہ کام کر سکتے ہوں وہ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

شفا میڈیکو
چوک میو ہسپتال۔ لاہور
فون ۶۳۶۹۳

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴